سوال

(104) نماز پڑھتے وقت دوسری نماز کا وقت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

نماز کا وقت ختم ہونے سے پہلے اگر نماز شروع کر دی جائے یا نماز کے ممنوع اوقات میں اس سے پہلے نماز شروع کر دی جائے اور پھر دوسرا غیر وقت شروع ہو جائے تو اس وقت کیا کرنا چاہیے۔ ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

حدیث میں ہے :

«من ادرک رکعة من الصبح قبل ان تطلع الفجر فقد ادرک الصبح ومن ادرک رکعة من العصر قبل ان تغرب الشمس فقد ادرک العصر» (متفق علیہ)

جو طلوع شمس سے پہلے صبح کی ایک رکعت پالے اس نے صبح کی نماز پالی اور جو عصر کی ایک رکعت غروبِ آفتاب سے پہلے پالے اس نے مغرب کی نماز پالی۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو شخص وقت ختم ہونے سے پہلے ایک رکعت پالی وہ بقیہ نماز پڑھ لے اور جماعت کھڑی ہونے کے وقت پہلی نماز کے اخیر رکعت کے رکوع میں جا چکا ہو تو پوری کرے ورنہ توڑ کر جماعت شامل ہو جائے۔ کیونکہ حدیث میں ہے۔

«اذا اقیمت الصلوة فلا صلوة الا التی اقیمت لہا۔»

یعنی جب اقامت ہو جائے تو پھر کوئی نماز نہیں مگر وہی جس کی اقامت ہوئی ہے۔

اس حدیث سے دو مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ اس حدیث میں اقامت کے بعد نماز کی نفی کی ہے۔ اور یہ بات ظاہر ہے کہ نماز کا اقل درجہ ایک ہے جیسے وتر ایک ہی رکعت ہے اور بعض صورتوں میں صلوة خوف بھی ایک رکعت ہے۔ ایک رکعت سے کم کو نماز نہیں کہتے پس ایک رکعت سے کم پڑھ سکتا ہے جس کی صورت یہ ہے کہ اخیر رکعت کے رکوع میں جا چکا ہو تو پوری کرے ورنہ توڑ دے۔

دوسرا مسئلہ: یہ ہے کہ اقامت کے بعد الگ کوئی نماز نہیں ہونی چاہیے خواہ فرض ہو یا نفل بلکہ امام کے ساتھ شامل ہو جائے۔

نیت: رہی یہ بات کہ نیت کونسی نماز کی کرے۔ مثلاً عصر کی نماز ہو رہی ہے اور اس کی ظہر کی باقی ہے تو کیا امام کے ساتھ شامل ہو کر ظہر کی نیت کرے یا عصر کی؟ عصر کی نیت کرنے کی دلیل اس حدیث کے ظاہر الفاظ ہیں کہ اقامت کے بعد وہی نماز ہے جس کی اقامت ہوئی ہے پس عصر کی نیت کرنی چاہیے نیز اگر اتفاقیہ امام کو نماز میں دیر ہو گئی اور اس نے اخیر وقت میں نماز پڑھائی تو اس صورت میں اگر یہ ظہر کی نیت کرے تو اس کی دو نمازیں ظہر و عصر قضا ہوں گی۔ ظہر اس لئے کہ وہ اپنے وقت پر نہیں پڑھی گئی بلکہ عصر کے وقت پڑھی گئی ہے اور عصر اس لئے امام کے پڑھاتے پڑھاتے عصر کا وقت بھی ختم ہو گیا تو وہ بھی قضا ہو گئی۔ اگر امام کے ساتھ عصر کی نیت کرے تو عصر اپنے وقت پر ادا ہو گئی۔ صرف ظہر قضا رہی۔ نیز اگر عشاء کی اقامت ہو تو مغرب کی نماز کی نیت کرنے میں خلل واقع ہو گا وہ اس طرح کہ امام کے ساتھ چوتھی رکعت پڑھے تو مغرب کی چار ہو جائیں گی۔ اگر تیسری پڑھ کر بیٹھا رہے اور جب امام چوتھی پڑھ کر سلام پھیرے اس صورت میں سلام سے پہلے درمیان میں امام کی مخالفت لازم آئے گی جو سوائے مجبوری کے ٹھیک نہیں۔

ظہر کی یا مغرب کی نیت کرنے کی دلیل یہ ہے کہ عصر اور فجر کی نماز کے بعد وقت مکروہ ہے مگر امام کے ساتھ عصر کی نیت کرے تو ظہر مکروہ وقت میں پڑھنی پڑے گی۔ اگر دیر کرے تو خطرہ ہے موت واقعہ ہونے سے کہیں قرض ہی ذمے نہ رہ جائے۔ نیز اگر ظہر کی نیت کرے یا مغرب کی نیت کرے تو اس میں ترتیب محفوظ رہتی ہے اگر عصر یا عشاء کی نیت کرے اور ظہر عصر کے بعد اور مغرب عشاء کے بعد پڑھے تو پہلی نماز پیچھے ہو جائے گی۔ اور پچھلی پہلے۔ حالانکہ پہلی پہلے فرض ہے اور پچھلی پیچھے۔ اگر بالفرض پچھلی نماز پڑھتے مر جائے تو پہلی کا گناہ اس کے ذمے رہا اور اگر پہلی پڑھ کر مر جائے تو پچھلی کے بدلے اس کو مواخذہ نہیں۔ کیونکہ اس کا وقت باقی ہوتا ہے۔ غرض دونوں طرف کچھ کچھ دلائل ہیں اس لئے اختیار ہے کہ پہلی کی نیت کرے یا پچھلی کی۔

نوٹ: بعض لوگ کہتے ہیں کہ عصر یا فجر کے بعد فرضی نماز کی قضا یہ دینی چاہیے۔ کیونکہ ان وقتوں میں نماز مکروہ ہے۔ مگر یہ ان لوگوں کی غلطی ہے کیونکہ مکروہ وقتوں میں قضا منع نہیں ہے۔ ظہر کی قضا عصر کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے (اگر نماز استخارہ اور نماز حاجت کا وقت تنگ ہو جیسے سفر کرنے کے وقت فی الفور استخارہ کرنا ہو یا ایسے فوری طور پر نماز حاجت پڑھنی ہو تو اس صورت میں یہ سببی نماز میں داخل ہو سکتی ہے) اور فجر کی سنتیں رہ جائیں تو وہ بھی فجر کی نماز کے بعد پڑھنی ثابت ہیں۔ چنانچہ ہم نے رسالہ (امتیازی مسائل) میں اس کی تفصیل کی ہے تو فرضوں کی قضا بطریق اولیٰ جائز ہوگی۔ کیونکہ ان کا معاملہ اہم ہے نیز خدانخواستہ دیر کرنے کی صورت میں مر گیا تو فرض ذمہ رہ گئے یہ کتنے بڑے خطرہ کا مقام ہے اس لئے فرضوں کی قضا میں بہت جلدی کرنی چاہیے۔

وباللہ التوفیق

فتاویٰ اہلحدیث

کتاب الصلوۃ، نماز کا بیان، ج2 ص72

محدث فتویٰ